پل پل کٹتے مرتے لوگ

....

خیال تیرتا پھرتا تھا پانیوں میں کہیں
ہوا کے دوش پہ اڑتا تھا ڈگمگاتا ہوا

دُھندلاہٹوں میں ڈوبا پُراسرار سا پہاڑ
بل کھاتا ہوا، سمٹا ہوا، تنگ راستہ
دونوں طرف ڈراؤنے حشرات کی قطار
سینے کو چھیدتی ہوئی نوکیلی جھاڑیاں
پاؤں کے نیچے پتھروں کی چال بازیاں
منہ کھولے ہوئے لالچی، بے رحم کھائیاں
سانپوں کی سرسراہٹیں، بُھوتوں کے قہقہے
چمگادڑوں کا شور، چڑیلوں کے ٹوٹکے
چاروں طرف سے پھیلتا غراہٹوں کا جال
آنکھوں پہ جھپٹتی ہوئی پرچھائیں موت کی
ہونٹوں پہ لرزتی ہوئی پانی کی تمنا
دل سینے کے پنجرے سے نکلنے کو بے قرار
سر گھومتا ہوا
پاؤں لہو میں تر
جاں ڈوبتی ہوئی

خیال تیرتا پھرتا تھا پانیوں پہ کہیں
ہوا کے دوش پہ اڑتا تھا ڈگمگاتا ہوا
امید کے بھرے دامن سے ایک اک کر کے
ستارے موت کی جھولی میں گرتے جاتے تھے